الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه

الحمد لله والمنة علی اتمام طبع ہذه الرسالة الشریفة المقالة المنیفة المسماة بہ

بہجة المنظر
ترجمہ
رحیق الکوثر

حسب الاشارة الحسیب النسیب العالم الفاضل السید عبد الرحمن شتنو حجار الحلبی الرفاعی

مطبع حسنی واقع معمورۂ بندر بمبئی میں جلوه گر ظہور وشیوع ہوا

۱۳۰٦ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ واصحابہ ذوی العز والجاہ
ما اناب منیب واوہ اوّاہ اما بعد مخفی نہین ہی کہ طریقۂ رفاعیہ اجلّ طرق علیہ
اسلامیہ سے ہی اور بڑے بڑے اولیاء اللہ اس طریق مین گذرے ہین
مدار اس طریق کا اتباع سنت سنیہ پر ہی چنانچہ حضرت سید احمد رفاعی
کبیر کے کلام مین صاف صاف تصریح اس امر کی ہی اور قاعدہ بزرگون کا
چلا آیا ہے کہ ملفوظات مشایخ کرام رضی اللہ عنہم کو قلمبند کیا کرتے ہین
چنانچہ متعدد کتابین ملفوظات کی موجود ہین اور چونکہ رسالہ مسمیٰ
رحیق الکوثر من کلام الغوث الرفاعی الاکبر جسمین مولف نے سو مقالے

ملفوظات مبارک حضرت رفاعی اکبر کے جمع کئے ہین عربی مین تھا اور نا
عربی دان مخاوی ارشادات مطاوی ومضامین عالیہ رسالہ سے بہرہ مند
نہین ہوسکتے تھے اسلئے مناسب سمجھا گیا کہ ترجمہ رسالہ مذکورہ کا اردو
مین کیا جائے تا ہندوستان کے بھائی مسلمان جنکی زبان اردو ہے اور
بزرگان دین سے خلوص عقیدت رکھتے ہین اور ملفوظات بزرگان کے
پڑہنے سننے کا شوق انکو ہو رسالہ فیض مقالہ سے فیضیاب ہون واللہ
ولی التوفیق معلوم ہو کہ رسالہ مذکورہ شیخ الاسلام ابو المعالی سید محمد
سراج الدین رفاعی مخزومی کے تالیفات سے ہے اب ہم ترجمہ رسالہ مذکورہ
کا شروع کرتے ہین وہو ہذا —

ابعد الحمد والصلوٰۃ بندۂ الٰہی محمد سراج الدین ابن عبداللہ الرفاعی المخزومی
کہتا ہے میرے دلمین آیا کہ سو مقالے ملفوظات مبارک حضرت سلطان
اولیاء تاج الاصفیاء ابو العلمین خائز شرف تقبیل سید الکونین سید
محی الدین ابو العباس الرفاعی الحسینی الکبیر کے جمع کرون اور خاتمہ انکا

دو مجلسون کو حضرت کی مجالس مبارک سے گردانون چنانچہ بامدادات
الٰہیہ مقصود حاصل ہوا اور سو مقالہ حضرت رفاعی غوث اکبر کبریت احمر
کے ملفوظات سے جمع کیا اور آخر مقالات مین دو مجلسونکو آپکی مجالس
سعیدہ والی حکم احمدیہ فریدہ کو مسک الختام گردانا اور رحیق الکوثر مین
کلام الغوث الرفاعی الاکبر نام اسکا رکھا۔

دریا ہے اس کلام کے کوثر کا پر عمیق ❊ ہین تہ نشین اسکی تہ مین معانی کے موتیان
جلوہ نما ہین غوث رفاعی کے علم سے ❊ اسرار آبدار سبع مثانی کے موتیان

حضرت ابو العلمین سید احمد محی الدین ابو العباس الرفاعی الکبیر فرزند ہین
سید سلطان علی دفین بغداد کے اور سید سلطان علی فرزند ہین سید یحیی
نقیب البصرہ المہاجر من المغرب کے اور سید یحیی فرزند ہین سید ثابت
ابن السید حازم ابن السید احمد ابن السید علی ابن السید ابو المکارم رفاعہ
الحسن نزیل بادیۃ اشبیلیۃ المغرب کے اور سید ابو المکارم رفاعہ فرزند
ہین سید مہدی ابن السید محمد ابو القاسم ابن السید الحسن رئیس بغداد ابن السید

حسین القطعی المحدث الرضی ابن السید احمد الاکبر ابن السید موسی الثانی ابن السید الامیر ابراہیم المرتضیٰ کے اور سید ابراہیم مرتضیٰ فرزند ہین امام موسی الکاظم ابن الامام جعفر الصادق ابن الامام محمد الباقر ابن الامام زین العابدین علی ابن الامام السعید الشہید حسین السبط المکرم ابن الامام امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا بنت سید الخلق وحبیب الحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین حقیقت یہ ہے کہ جناب غوث رفاعی سید جلیل القدر سید العارفین امام المتمکنین برہان الواصلین ہین ہمارے شیخ امام حافظ تقی الدین عبد الرحمن ابو الفرج ابن عبد المحسن انصاری واسطی محدث واسط رضی اللہ عنہ اپنی کتاب تریاق المحبین مین امام علامہ ابراہیم کازرونی سے نقل کرتے ہین کہ علامہ کازرونی نے کہا بعض بزرگون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ مین دیکھا کہ مردان حال حضور مبارک مین حاضر ہین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین سید

سید احمد بن سید ابو الحسن رفاعی شیخ امت اور اپنے زمانہ کے سید العارفین

ہین بار آکہا مین اسکو دوست رکھتا ہون تو اسکو دوست رکھہ تریاق المحبین

مین لکہا ہی سید احمد رفاعی امام المشایخ سلطان الوقت اور اپنے زمانہ کے

اہل اللہ کے سردار ہین ہمنے حضرات صوفیہ کے طبقات و مآثر دیکھے مگر

بعد صحابہ اور ائمہ اہل بیت کے کسی ولی اللہ کا طبقہ نہین دیکہا جاتا ہی

جو سید احمد کے طبقہ کے برابر ہو نہ خلق مین نہ تمکین مین نہ باعتبار ہم حال

ہونے کے ساتھہ حال اونکے نانا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے حافظ تقی الدین نے اپنی کتاب مذکور مین کہا ہی ہمارے شیخ مشایخ

شیخ عبد السمیع بن ابی تمام ہاشمی کہتے تھے جو شخص طریق صحابہ پر چلا اور سیرت

اہلبیت پر راسخ ہوا اور حضرات رفاعیہ کا مرید ہوا اوسنے قرب الٰہی کی

راہ پایا اور مکائد نفس سے امن مین ہوا کبہی لغزش نہو گی اوسکو اللہ کی

راہ مین حافظ تقی الدین کہتے ہین میرے شیخ شیخ عز الدین فاروقی نے

مجھسے کہا کوئی کرامات ہم تک اصح و اثبت و اکثر و اعظم بطرق

مرضیۃ الاسانید نہین پہونچے جیسے کرامات حضرت سید احمد رفاعی کی پہونچے
کرامات حضرت رفاعی درجہ یقین کو پہونچے ہوئے ہین حضرت رفاعی بلاریب
اکمل معاصرین خود تھے اور اگر کسیکو لغزش ہوا اور حق کا مخالف ہے تو
تم اوس سے کہو ہاتو برہانکم ان کنتم صادقین دلیل پیش کرو اگر تم
سچے ہو حافظ تقی الدین کا کلام تمام ہوا صاحب رسالہ کہتے ہین درحقیقت
حضرت رفاعی کے افعال و اخلاق و کلام و کمال سے تائید جملہ بیانات
سابقہ کی ہوتی ہے اب ہم حضرت کے کلمات جوہریہ و فوائد محمدیہ کا ذکر کرتے
ہین بعد ذکر کلمات حضرت کے دو مجلس انور کا ذکر کرینگے مجلسین کیا ہین
آنکھونکی پتلیان ہین ف یاد رہے کہ مجلس اصطلاح مین عبارت مجلس وعظ
سے ہے سلف مین دستور تہا لوگ علما صلحا اولیا کی خدمت مین جاتے تھے
اور اللہ و رسول کا بیان سنتے تھے اس سب حضور و جلوس و سماع کلام اللہ و
و کلام رسول اللہ کو مجلس کہتے ہین اب ہم حضرت کے کلام کا ترجمہ کرتے ہین صاحب
رسالہ کہتے ہین حضرت رفاعی رضی اللہ عنہ نے کہا۔

۱ بہت قریب راستہ اللہ تک انکسار وخاکساری ہی اللہ کے حضور مین اور اللہ کی خلق پر مہربانی کرنا اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مضبوط پکڑنا۔

۲ سرشتہ دنیا و آخرت کا دو باتون مین ہی عقل و دین ف سید ابوبکر حضرمی اپنی کتاب شفتہ الصادی مین لکھتے ہین حضرت سید احمد رفاعی نے فرمایا ہی شرف علم کا مخلوق کو بدون عقل پیدا نہین ہوتا ہی انسان کی نسبت عقل کا درجہ علم سے بڑہا ہوا ہی بدون عقل حصول علم نہین ہوتا ہی عاقل لغزش پاتا ہی اور ٹھوکر کھاتا ہی اور یہ خیر اسکے لئے ہی اور احمق جو لغزش پاوے اور ٹھوکر کہاوے تو نا امیدی و ناکامیابی کا خوف ہے۔

۳ عاقل معدوم کو نہین حاصل کرسکتا ہی جب تک موجود کو اسکے حصول مین صرف نہ کرے۔

۴ عقل وہ ہی جو روک رکھے اور پھیر دے نفس کو ہر امر مین

اسکے صدے لینا دینا کوئی بات ہو۔

۵ عقل تمام بچ رہنا ہی حجب مستعارہ سے ف حجب جمع حجاب ہی حجاب کہتے ہین پردے کو جیسے پردہ مانع ہوتا ہی ویسا ہی جو چیز انسان کو اللہ سے مانع ہو وہ حجاب ہی اور مستعارہ کے معنی ہین مانگے ہوئے کے دنیا مین جو کچھہ کہ انسان کو حاصل ہی وہ مستعار ہی اللہ نے دیا ہی جب چاہیگا لے لیگا۔ عاقل وہی ہی جو ان حجب مستعارہ مین پھنسا نرہے اور رضای الٰہی مین اپنے کو صرف کرے

۶ اسلام والے کا پورہ اندازہ انصاف سے کہ جب اپنے اوپر انصاف کو قبول کرے تو مسلمان ہی ف حدیث مین آیا ہی قولوا الحق ولو علی انفسکم یعنے حق کہو اگرچہ اپنے اوپر ہو مسلمان کا شیوہ حق سے درگذر نہ کرنا ہی گو اوسمین اپنا ضرر ہو حق سے درگذر نکرنا گو اوسمین ضرر ہو اپنے اوپر انصاف کا قبول کرنا ہی۔

۷ نصیحت نہین کی جا سکتی ہی مگر اسکو کہ آثار قبول کی اس سے امید ہو سکے

۸ تیرا حاسد تجھسے کبھی رضامند نہوگا

۹ ہمارا طریق جمع ہمت و حضور قلب اور لحاظ رکھنا خالق و خلق
کے ادب کا ہے۔

۱۰ ہمارا طریق ہے نہ مانگین اور نہ پھیر دین اور نہ جمع کر رکھین۔

۱۱ آدمی کی شناخت اوسکے دوستون سے ہوتی ہے۔

۱۲ مرد وہ ہے کہ اوسکی نشانیان اُسکے بعد نمودار رہین۔

۱۳ افضل العمل وہ ہے جو علم کے ساتھہ ہو۔

۱۴ جو راہ خلاف شرع ہے وہ گمراہی ہے۔

۱۵ دعوی اثر تکبر کا ہے دل اُسکی برداشت نہین کرسکتا ہے اسلئے
اسکو زبان کیطرف پھینکتا ہے تو احمق کی زبان اسکو کہہ بیٹھتی ہے۔

۱۶ پسندیدہ جاننا موجودات کو علی العموم نور ہے اور علی الخصوص
پسندیدہ جاننا تاریکی۔

۱۷ بہت نزدیک چیز اللہ کے مورد غضب ہونیسے خود بینی نفس کی ہے۔

۱۸ دنبالہ بنارہ سرنہ بن پہلی چوٹ سر پر پڑتی ہے

۱۹ نہایت حقیر اور بہت رذیل اُس سے کوئی نہین ہی جو اللہ کے بندون اور اُنمین الفت و محبت نہو بلکہ ایسے سے کسیکو نفع نہوگا۔

۲۰ تھوڑا ادب اچھا ہے علم و عمل بدون ادب سے۔

۲۱ جسنے اپنے سے دانا تر پایا اور اُس سے فائدہ نہ اُٹھایا وہ بڑا جاہل ہی اور نہایت راندہ۔

۲۲ تیرا بھائی وہ ہی تیرا نفس اُس پر بھروسا کرے اور تیرے دلکو اس سے آرام ہو اور تجکو خدا سے باز نرکھے۔

۲۳ جو اپنے آپ راست ہو اُس سے دوسرے راستی پا سکتے ہین۔

۲۴ بزرگی خاکساری مین ہی اور بڑائی قناعت مین اور علم تواضع سے حاصل ہو سکتا ہے۔

۲۵ خود بینی پست مرض ہی بڑے حوصلہ والے اپنے کو اُس سے بالاتر جانتے ہین۔

۲۶ بیوپار دنیا و آخرت کے جاننے والونکا حسن خلق ہے۔

۲۷ اللہ کے ساتھہ رہ بصورت موافقت اور خلق کے ساتھ بہ خیر خواہی اور نفس کے ساتھہ رہ جنگجو

۲۸ بس ہی تجکو نعمتون سے ایمان اور بخشتو نسے تندرستی اور تحفو نسے عقل اور الہام سے تقوی اور ان سب مین کچھہ اختیار نہین ہی تجکو تحقیق رب میرا جس چیز پر چاہتا ہے قادر ہے۔

۲۹ مت گرا بسبب تسلیم کے بار تکلیف کو اور نہ نکال بسبب تکلیف کے لباس تسلیم کو اور نہ میل کر ظالمون کی طرف اور نہ پیرو ہو اُس چیز کے جسکا علم تجکو نہو اور نہ دوڑ اپنے مشغل کامون مین مگر طرف اللہ جلشانہ کے ف تکلیف وامر و نواہی شرعیہ سے عبارت ہی اور تسلیم کہتے ہین بندہ بے اختیار اپنے کو جانے اور خود کو حضرت حق جلشانہ کے سپرد کرے حضرت کی رضا ہی کہ خود کو بے اختیار سمجھکے اوامر و نواہی کی بجا آوری مین سستی نہ کرنیہ نقص ہے اور اوامر و نواہی کی بجا آوری سے اپنے کو لباس تسلیم سے عاری نجان

حق تعالے نے خلقکم وما تعملون فرمایا ہی اور ظالم اصطلاح مین مخالف خدا و رسول کو کہتے ہین اور دوسری باتین صاف ہین۔

۳۰ تمام خلق بسکے سب نہ ضرر پہونچا سکتے ہین اور نہ فائدہ یہہ پردے ہین کہ خدا ہی جلشانہ نے اپنے بندون کے لئے استادہ کیا ہی اور جو کوئی ان پردون کو اٹھادے حق تک رسائی اسکو ہوگئی۔

۳۱ عالم اکبر عقل ہی ف یہانسے شرف عقل معلوم کرنا چاہئے اور حضرت کے ارشاد کو دیکھنا چاہئے وفی انفسکم افلا تبصرون

۳۲ دو کلمے بڑے نقص کے ہین دین مین وحدت الوجود کہہ بیٹھنا اور بڑ مارنا اوس درجہ تک کہ ادای شکر کے حد سے بڑہ جائے ف جو لوگ کہتے ہین خلق و خالق سب ایک ہین یہ قول بوحدت الوجود ہی اور بڑا نقص دین کا ہی اور بڑ مارنا چنانچہ انا الحق اور مثل اسکے زبان سے نکل جائے۔

۳۳ ہرگز بندہ کمال کو نہین پہونچیگا جبتک سن لم یکن اسمین ہو۔

۳۴ بہت سی ٹھوکر ایسی ہوتی ہے کہ گڑھے مین گرا دیتی ہے۔

۳۵ آجا سب تو خیال ہے۔ ف بندہ حقیقت مین کچھ نہین ہے نہ تھا اور نہ ہوگا اور جو کچھ ہے معلوم ہے مالک کو تصرف کا اختیار ہے۔

۳۶ آدمی رسیدہ کرنے والا ہوتا ہے نہ کہنے والا۔

۳۷ ولی جب اپنے بھائیون کے ساتھہ حد سے گذر جائے تو حضور الٰہی مین ناقص شمار کیا جاتا ہے۔

۳۸ ولایت نہ فرعونیت ہے اور نہ نمرودیت فرعون کہہ بیٹھا انا ربکم الاعلی اور جناب قائد الاولیاء سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لست بملک مین بادشاہ نہین ہون رسول خدا صلی اللہ نے اپنے سے بزرگی و عظمت و اختیار و بڑائی کا لباس نکالا پس عارفین باللہ کیسے اس بات پر جرأت کرسکینگے خدا فرماتا ہے وامتازوا الیوم ایھا المجرمون الگ ہوجاؤ آج کے دن اے گنہگارو ف حضرت کی مراد ہے کہ ولایت عبارت خاکساری سے ہے ولی مین ہرگز تعظم نہین ہوتا ہے اور نہ کلمہ عظمت کا اسکے

موںنہ سے نکلتا ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبودیت و خاکساری کا ادعا کیا اور بادشاہ ہونے سے تبری کی نوعا یقین باللہ کے ذہن مین کہان اسبا تکا خیال آسکتا ہی۔

۳۹ تجھسے بڑے جو ہو اُسکی صحبت کا ادب تیرے لئے یہ ہی کہ تو اُسکی خدمتگذاری کرے اور تیرے برابری والیکا ادب یہ ہی کہ تو اوسکی بہتری کو اپنی بہتری پر مقدم سمجھے اور اسکی حاجت روائی پر دلیری کرے اور جو تجھسے نیچے ہو اُسکا ادب مہربانی کرنا ہی اور تربیت و خیر خواہی۔

۴۰ زہد کوتاہ کرنا امید کا ہی نہ موٹا کھانا اور نہ کملی پہننا جو کوئی رغبت نہ رکھے دنیا کی اللہ اُسکے ساتھہ کر دیتا ہی ایک فرشتہ جو حکمت اُسکے دلمین بوتا ہی۔

۴۱ نشانی عاقل کی ہی صبر کرنا محنت پر اور کشایش کے وقت تواضع کرنا اور احتیاط پر عمل کرنا اور ہمیشہ رہنے والا اللہ جلشانہ کا ڈہونڈہنا

۴۲ جو کوئی برتاؤ کرے لوگون کے ساتھہ بقوت سختی وہ لوگون کے

دلون مین اپنی دشمنی چھوڑتا ہی پھر وہ کیسا ہی ہو اور جو کوئی برتاؤ
کرے لوگون سے خاکساری کے ساتھہ انکے دلون مین اپنی محبت
چھوڑتا ہی خواہ عزیز ہو وہ یا ذلیل۔

۴۳ مت بنا اپنی پیر کی محراب کو حرم اور نہ اسکی قبر کو صنم
اور نہ اسکے حال کو گدائی کا دف آدمی وہ ہی کہ اسکا پیر اوس پر
فخر کرے نہ وہ کہ اپنے پیر کا دم بھرے۔

۴۴ جو کوئی گذرے حق سے اور باطل کو پکڑلے اپنے نفس
کی پیروی کے مارے وہ گمراہی مین بڑے درجہ والا ہی۔

۴۵ یہ طریقہ میراث باپ دادا کی نہین ہی کوشش و عمل کی راہ ہے
اور حد پر ٹھہر جانا اور رخسارون پر آنسو بہانا اور ادب رکھنا اللہ جلشانہ کا

۴۶ جو زبان گویا ہو اور ترجمانِ حضرتِ دل بنے اسکی بو پہنچی
نمایان ہو جاتی ہی اور خزانہ اسکا کھل جاتا ہی پس جسکے دل کی بارگاہ
پاک ہو طیب اللسان و عذب البیان ہوتا ہی۔

۴۷ کوئی علاج نہین ہی حمق کا اور نہ کوئی روکنے والا حق کا اور
فریب خوردہ کی صحبت بیفائدہ ہی اور عذر والے کے پیمان کا
اعتبار نہین ہی اور نہ غافل کو نور ہوتا ہی اور بے ایمان ہی وہ
جسکے پیمان کا اعتبار نہوف فریب خوردہ اصطلاح صوفیہ مین
اسکو کہتے ہین جو خود ناقص ہو اور سجادہ نشین ارشاد بنے بھلا
اُسکی صحبت کا کیا اثر ہوگا۔ او خویشتن گم است کرا رہبری کند

۴۸ بنیاد میرے طریقہ کی دین پر چلنا ہی اور بدعت سے پرہیز کرنا
اور ہمت مین سستی نہ رکھنا اور عمل بیریا اور اعتماد بر خدا اور رخ گردانی
اُس سے جو ہی اُسکے ماسوا۔

۴۹ جسنے زرہِ صبر کی پہنی شتاب کاری کے تیروں سے بچا۔

۵۰ ہر حال گردش اُسکی خود اُسمین ہی اور ہر ظاہر مین ایسا لگاؤ
ہے جو اُسکو چھپاتا ہی۔

۵۱ نہ گمان کر تیرے خضاب نے تیرے بڑھاپے کو چھپایا نہین

نہین بلکہ بگاڑا نہ کہ چھپایا۔

۵۲ کبھی علم کا پھل نادانی ہوتی ہی اور کبھی نادانی کا پھل دانائی

۵۳ بہت سے تردد والے نجات نہین پاتے ہین اور بہت سے
اپنے کو خواہ مخواہ کے شامل کرنے والے نہین پہونچتے ہین اور سگ دنیا
اپنے مردار کے گوشت پر دسترس نہین پاتا ہی اور اللہ جلشانہ محول الاحوال ہے

۵۴ دانائی یہ ہی کہ سپرد کرے تو بھلائی اُسکو جو شایان اُسکے ہو
اور راستی یہ ہی کہ نہ روک رکھے تو نیکی کو ہر اُس شخص سے جو لائق اُسکے ہو
اور پھل دونون کامونکا خدا سے ملیگا۔

۵۵ عقل کا مقتضا ہی جو کچھ اُسکو سمجھکے طفیل حاصل ہو سنبھال رکھے
اور دل کا مقتضا ہی سمجھکے مافوق ترقی کرے۔

۵۶ مشاہدہ حضور قلب ہی یعنے ایسا قرب کہ علم الیقین کے
ساتھہ قرین ہو۔

۵۷ شور و غوغا دعوی والونکا نہین گراتا ہی خاکساران بارگاہ الہی کے

خاموشون کی بلندی کو۔

۵۸ دعوی والونکی پیروی کرتے ہین وہ لوگ جنکے دل میلے ہین تا یہ مردار دنیا ہاتھہ لگے اور حضور الٰہی مین ذلت و خاکساری والون کی پیروی کرتے ہین وہ جنکے دل خدائی وحدہ لاشریک لہ کی طرف پڑان ہین اور ایسے بہت کم ہین۔

۵۹ اگر یہ پردون مین پڑے ہوے جانین کہ اس گھر کی اقامت کا زمانہ تھوڑا ہی اور ناپیدائی کی مدت دراز تو کبھی اس جیفہ ناپاک پر کسی سے خصومت نہ کرتے۔

۶۰ جو کہ تاکتا رہے مشتبہ باتون کو وہ ساتھی ہی فسق کا اور جو تاکتا رہے اورونکی لغزشونکو وہ رفیق غدر ہی اور جو تاکتا رہے فرصت خیر کو وہ ہمدم احسان ہی اور اللہ دوست رکھتا ہی احسان والونکو۔

۶۱ کریم شرمناک ہوتا ہی اور لئیم بے شرم اور حسیب قبول کرتا ہی عذر کو اور لغزش سے درگذر کرتا ہی اور مصیبت مین صبور رہتا ہی اور مدعی

جہان بخوف ہوا سرچڑہا اور جہان خوف مین پڑا سر کے بل گرا جہان اور

سے خوش ہوا مدح سرائی کرنے لگا اور جب رنجیدہ ہوا تو بدگوئی کرتا پھرا

رنج و خوشی دونون حالتون مین کوئی میزان اُسکے حال کا نہین ہوتا ہی۔

۶۲ اچھی نشانی وہ ہی جو پسندیدہ عقل ہو اور شرع مین درست ہو

اور لوگونکو نفع رسان ہو دین و دنیا دونون مین۔

۶۳ نشانی اللہ کی بندگی کے دل مین محفوظ رہنا دل کا ہی غفلت سے

اور عبرت اُنکی آنسو اُسکے ہین جو بہین اللہ کی راہ مین۔

۶۴ جسنے اپنا محاسبہ نہ کیا ہر سانس مین اور اپنے نفس کو متہم نجانا

اُسکا شمار ہمارے نزدیک مردون کے دفتر مین نہین ہی۔

۶۵ مرد نہ بڑائی کرنا ہی مرد وہی ہی جو اللہ پر ایمان لایا اور

ہدایت ایمان کی پایا۔

۶۶ دوست وہ ہی کہ نفس اس سے آرام پاوے اور دل کو اسکے

ساتھ راحت ہاتھ آوے۔

۶۷ دوست تیرا وہ ہی کہ گناہون سے تجکو ڈرائے اور تیرے عیب تجکو دکھلائے اور تیرا وہ بھائی ہی جو تجکو اللہ کی راہ پر لائے

۶۸ حق خاص وعام کے دلون مین پوشیدہ ہی خواہ وہ حق پر ہون خواہ باطل پر۔

۶۹ اعمال کے محرابون کی خیال کے ہاتھونسے مرمت نہین ہوسکتی ہی

۷۰ نہین حفاظت کیجا سکتی ہی کسی زندہ کی مگر ساتھہ ایسے امر کے جو اکھٹا کرے اور ملادے دلونکو باہم اور ہٹادے تفرقہ ونزاع کو اور وہ شرع عادل وسنت صالحہ محمدیہ ہی۔

۷۱ سائبان تیرا وہ ہی جو تجھے سایہ مین رکھے اور چادر تیری وہ ہی جو تجھے چھپاوے اور کھانا تیرا وہ ہی جو تیرا پیٹ بھرے اور تیرا مال تجکو اُس سے کچھہ نہین ہی اور نہ تجکو کسی بات مین حکم ہے تحقیق میرا رب ہر اُس چیز پر جو چاہتا ہی قدرت والا ہی

۷۲ سوارن بنی آدم جیسا کچھہ اُنکی خواہشونکے موافق ہوا چلے

اور جو کچھ کہ اُنکے طبیعتون کے مناسب تھا اُسپر اُنکے عقیدے جم گئے

۳ ۔ جس کسینے اپنی خواہش نفس کو بندہ ذلیل تابعدار سلطان شریعت کا جسکو اللہ ورسول نے جاری کیا ہے نہ گردانا ایمان سے وہ بہت دور پڑا ہوا ہے۔

۴ ۔ جو کوئی چاہے کہ حکم محمدیہ کا ذائقہ چکھے وہ ہمارے در کا ملازم بنا رہے اور اگر اسکو کوئی چشمہ شیرین تر ہمارے چشمے سے ہاتھ لگے تو اُسکو اختیار ہی جائے اور وہان لگا رہے مالکان خوان کرم کو شک کی غیرت ہوا کرتی ہی اور حق سے حسد کے مارے مونہہ نہین پھیرتے ہین تا لوگونکو اُنکی چیزونمین گھاٹا دین۔

۵ ۔ جو کوئی اپنے نفس کی بخوبی سیاست کر سکے اور اپنے بھائیون سے حسن معاشرت رکھے وہ عاقل حکیم ہی اور جو کوئی اپنے کو نہ جانے اور لوگونکو اُنکی چیزونمین گھاٹا دے وہ احمق لئیم ہی۔

۶ ۔ بمقدار عقل اعمال پاک ہوا کرتے ہین۔

۷۷ بندۂ زر نہ بندہ خدا کا ہی اور نہ دوست مخلوق کا ایسی خبر دی ہمکو ہمارے صاحب نے اور بات بجد الیون ہی ہی۔

۷۸ اگر اکثر لوگ عاقل ہوتے تو البتہ نمایان ہوتی دلیل اور اگر بڑہ جاتا اختلاف بڑائی کی رو سے تو بہید آشکارا ہو جاتا اگرچہ لوگون کے جی بکر سے اُسکو چہپاتے۔

۷۹ بہ نسبت تمام لوگون کے گمراہی سے بہت نزدیک وہ صوفی ہین جو عبادات سے مونہہ پہیر ہووے اللہ پاک کی ذات و صفات کی کہوج کرتے ہین بارالہا ہمارا ایمان بڑہیو نکا سا ایمان گردان۔

۸۰ سنکر ان تقدیر کہتے ہین اسباب برابر پڑے سبب پیدا ہوا کہو تم اُن سے یہی تقدیر ہی اگر تمکو سمجہہ ہوتی۔

۸۱ دلکا حکم تلوار کا ہی نہین کاٹی ہی مگر جب نکالی جائے اوپر کہینچی جائے

۸۲ ناتوانی اور توانائی بدلتے رہتے ہین زمانہ کے قوت کے ساتہہ اور دونون حالتون مین حکم ہی اللہ وحدہ کو۔

۸۳ سیر کر اپنے دین کی ادب کے ساتھہ اپنے نہایت علم ویقین تک ۔

۸۴ ولایت عبارت ہی ادب دینی وخلق محمدی سے اور جو کوئی بڑھ جائے ان دونون سے گمراہ اور اللہ رہنما ہی طرف راہ راست کے

۸۵ کلمۃ الحق کو دوام وقیام ہی اگرچہ اُسکا نور زمانے کے دھو دونون سے چھپا رہے کیونکہ حق ہر امر کے حقیقت مین چھپا ہوا ہی

ف مراد یہ ہی کہ جہان حقیقت منکشف ہوئی حق ظاہر ہوجاتا ہی ۔

۸۶ پورا فنا عبارت ہی عقل وسیع وکشادہ روئی وزبان شیرین سے اور جو ہر سکا خوف خدا ہے ۔

۸۷ مروت کے معنی یہ ہین کہ اپنے نفس پر اُسکی طاقت سے بڑھکے بار ڈالے اور کمال مروت یہ ہی کہ نفس کی باربرداری مین للّٰہیت کا لحاظ کرے ۔

۸۸ کھو تدعی وحدت مطلق یعنے قائل وحدت الوجود کو تو منا زنا ہے

دوسری لیے اپنے جہت ومکان کے رو سے اور اللہ جلشانہ پاک ہی
جہت ومکان سے اور تجھکو تیرا کپڑا گھیرا ہوا ہی اور اللہ پاک تو سر تر
کو گھیرے ہوئے ہی اور تجھکو ہر شی مین ناتوانی گھیرے ہوئے ہی اور
اللہ پاک تو ہر شی پر قدرت رکہتا ہی تیرا وہم جہوٹا ہی اور تجھکو تیرا وجود
جھٹلاتا ہی تا تجھکو سچے مومنون کی گنتی مین شمار ہونا حاصل ہو۔

۸۹ جس چیز پر حدوث عارض ہو کسی صورت سے وہ حادث ہی
پس ڈر تو خدا سے اور پاک جان اپنے رب کو توحید عبارت ہی قدم کو
حدوث سے جدا جاننے سے۔

۹۰ علم کسی راہ مین منزل نہین کرتا ہی مگر آنکہ جہل وہان سے
کوچ کر جاتا ہی اور یہ بات پیدا نہین ہوتی ہی مگر جب علم کی تعظیم کیجائے

۹۱ خُلق حسن فائدہ مند بیوپار ہی اور قناعت گنج ہی اور دنیا
کی نہ رغبت رکہنا آبرو ہی اور علم بزرگی ہی اور توکل پناہ ہی اور عقل
کشتی نجات کی ہی۔

۹۲ تلخی عذاب بھلا دیتی ہی شیرینی گناہ کو۔

۹۳ باطل کے دبدبہ کا خاتمہ ضعف ہی اور حق کے ضعف کا خاتمہ دبدبہ ہے۔

۹۴ دعوے والونکا کام کہنے سے کم ہوتا ہی اور کمال والونکا کام بڑہکے اور کہنا کم۔

۹۵ عارفین کے صفا والے اپنے کو اوروں سے بڑہکر نہیں دیکھتے ہیں

۹۶ تکبر سے خواری پوشیدہ نفس کی ظاہر ہوتی ہی یہ بڑے تعجب کی بات ہے۔

۹۷ دانشمند کی روشنی نہیں گل ہوتی ہی اور نہ اسکی آبرو کی پردہ دری ہوتی ہی اور ہرگز شرع سے وہ جدا نہیں ہوتا ہی۔

۹۸ آدمی کا غرور کرنا اپنے زمانہ پر حد سے بڑھ جاتا ہی اور اپنے علم پر غرور کرنا نادانی۔

۹۹ عالم عاقل کا علم بڑہتا رہتا ہی ہر شی سے نادان نزین خلق سے

پیدا کرتا ہی جو کچھہ اسکے پاس اچھا ہو اور میزان علم مین داخل ہو سکے
نادان کی نادانی مے اسکے علم کو دھبا نہین لگتا ہی اور نہ اپنے کو
علم کے مارے نادان سے بڑا گنتا ہی مگر جب علم کی اہانت ہونے لگے
تو علم کی عزت بڑہانے کو کھڑا ہوتا ہی گر عقل کا ہتیار ہاتھہ مین لیکے ۔

۱۰۰ اشرف البدایات ایمان ہی اور درمیانہ حالی کا اچھا درجہ
مراتب ایمان مین ترقی کرنا اور اچھا خاتمہ ایمان کامل پانا اور ہر کام
کا اعتبار اسکے خاتمہ سے ہوتا ہی اور اللہ دوست ہی پرہیزگارونکا ۔
تمام ہوئے سو مقالہ جنکا ذکر ہم پیشتر کر چکے اب ہم دو مجلس مبارک کا
ذکر کرتے ہین جیسے پہلے کہا تہا

مجلس اول

حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم سب تعریف ہی
اللہ کو اور درود وسلام پورے کامل نازل ہوں سید خلق اللہ

محمد رسول اللہ پر اور اوپر آل و اصحاب و تابعداران و احباب کے سب پر **امابعد** بہت بڑی چیز جسکی طرف ہمنین جھکین نزدیک ہونا دل کا ہی اللہ سے اور نزدیکی دل کی عبارت ہی دوام ذکر سے اور اسکو حضور کہتے ہین اور یہی سیڑہی ولایت کی ہی اور ولایت سب سیڑہیون سے بڑی سیڑہی اور سب مقامون سے بڑا مقام ہی بعد نبوت کے کیونکہ اولیا و صدیقین کبھی راہ نہین پا سکتے ہین انبیا و مرسلین کے مراتب پر اسلئے کہ نبوت ہرگز عمل سے ہاتھ نہین آتی ہی اور ولایت بھی گو وہ بھی ہرگز عمل سے حاصل ہو سکتی ہی اللہ جلشانہ فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سُبُلنا جنہون نے ہماری راہ مین کوشش کی البتہ ہم اُنکو راہ تک پہنچاوینگے اور نبی اعظم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے اپنے علم پر عمل کیا اللہ اسکو دیتا ہی علم اُسکا جو نہین جانتا تہا اور بندہ ولایت کاملہ کے درجہ تک نہین پہنچ سکتا ہی جبتک اُسکی عقل کامل اور ہمت اُسکی بلند اور صدق اُسکا صحیح اور تابعداری اُسکی نبی صلے اللہ

علیہ وسلم کو اقوال وافعال مین پوری نہوا سلئے کہ مرتبہ سولایت ولی کو
نائب نبی امت مین گروانتا ہی اور مردکمال والونکے پاس کامل نہین
گنا جاتا ہی جبتک اسکی عقل کو احاطہ حاصل نہو بے دینون اور ملحدونکے
تمام شبہون پر اور شبہونکے رفتار وغایت خبط کو نہ سمجھے اور اسکا ایمان
اُن شبہونکے چھوڑ دینے اور نابود کر دینے پر توانا نہوے اور سلطان
حجت شرعیہ وبرہان حکمت محمدیہ سے اُن شبہونکے دفع ورفع پر قادر نہو
اور کامل نہین ہوتا ہی جب تک عقل اُسکی احاطہ نہ حاصل کرے چورون و
مدہوشون وظالمون ورہزنون اور غدر ومکر والے اور فریب وحیلہ
والونکے حالون کو اور یہ نجانے کہ کہان سے انکی ہمت نکلتی ہی اور
کہان جاکے اُنکے اطوار ہر شکل ونوع کے اپنے جنگلون مین منتہی ہوتے
ہین پہر ان سب باتونکے ساتھ بیدار مغزی رکھتا ہو اور ہر سانس مین اپنے
نفس کا محاسبہ کرتا رہے تا کوئی وصف اُن اوصاف ذمیمہ سے اسپر
نہو سے چوکے نہ راہ پائے اور با این ہمہ اُسکو قدرت پیدا ہو اُون

نفوس امارہ کے پاک کرنے پر جو آلودہ ہو رہے ہین اُن مصائب مین جو وہ رکھنے والے ہین تو بعد ان تمام مراتب کے وہ مرد مقام ارشاد محض مین نائب اپنے نبی کا ہوتا ہی کوئی عضلت ذمیمہ نہین ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو اُس سے نہ ڈرایا ہو اور کوئی صفت کریمہ نہین ہی جسکے حاصل کرنے کا آپنے امر نکیا ہو آدمی کامل نہین ہوتا ہی جبتک نہ گہیرے عقل اسکی تمام عیبونکے حکم کو تا اس سے آگاہ ہوتا رہے اور جبتک تمام نیکیونکو بہ علم احاطہ نہ کرے تا بہ حکمت سلیمہ موعظت حسنہ ان نیکیونسے نزدیکی بخشتا رہے تا اللہ کے قول پر عمل ہو جو اپنے نبی کو فرماتا ہی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنہ بلا اپنے رب کی راہ کی طرف ساتھہ حکمت کے اور ساتھہ اچھی نصیحت کے اور کامل نہین ہوتا ہی آدمی جبتک نہ جانے اہل دنیا کے اطوار کو خواہ رعیت ہون خواہ حکام خواہ تجار خواہ نیچے کے درجہ والے ہان اسکے ساتھہ نہ انکی اور نہ انکے دنیا کی رغبت رکھتا ہو بصورتیکہ اگر دنیا کو ایک بیضہ مین بند کیا جائے اور اسکی

ملک گردانی جاے اور پہر وہ اسکے ہاتہہ سے گر پڑے اور لوٹے
اور ضائع ہو اور کسی کام کی نہ رہے تو بہی اسکی پرواہ اسکو نہو
اور نہ اسکو رنج اسکا ہو بسبب حصول استغناکے اسکو بسبب اللہ اور بسبب
ایمان باللہ کے اور اسکا ہاتہہ دراز ہوتا ہی بیچ نجات پانے کے دنیا
اور اہل دنیا کے پہندے سے اور اسکو حکمت خالصہ حاصل ہوتی ہی دربارۂ
نزدیک کرنے دور افتادون اور پہیر لانے بہاگنے والون اور جگانے
غافلونکے اور کمال نہین ہوتا ہی مرد کو جبتک عقل اسکی پورا پورا احاطہ
نہ پیدا کرلے اُن عوارض کے جاننے کا جو لوگونپر باوجود اختلاف
درجات انکے عارض ہوتے رہتے ہین وہ بہت بڑہ کے جانتا ہو تونگر
ترین خلق سے اُن باتون کو جو تونگری پیدا کرتی ہے طغیان اور طلب
عظمت سے اور فقیر ترین خلق سے زیادہ جانتا ہو ان باتون کو جو فقر
سے پیدا ہوتی ہین ذلت و مسکینی سے اور جو بنی آدم مین بڑہ کے مرضون
مین مبتلا ہو اس سے بڑہ کے واقف ہو اُن باتونسے جو بسبب مرض کے

وجود مین آتی ہین ناتوانی و دل تنگی سے اور زیادہ تندرستی والے
سے زیادہ جانتا ہو اُن باتونکو جو تندرستی و صحت کی وجہ سے ظہور مین
آتی ہین خود بینی اور قدرت کے خیال سے اور ہر امر سے جو انسان پر
عارض ہوا کرتا ہے اس سے اور اُسکے نتیجے سے زیادہ واقف ہو بہ نسبت
اسکے جو اس بات مین مبتلا ہوا اور باوجود این ہمہ مجرد اور آزاد ہو جہان
و زبان سے اور اللہ کا بنا رہے پیرو راہ شریعت محمدیہ کا شریعت کے
کسی عہد و پیمان کو نہ توڑے اور اُسکی حد سے تجاوز نکرے اور ہمت
صالحہ و لسان موئد رکھتا ہو ان تمام درجات بنی آدم کو جنکا بیان
لذرا اللہ کی راہ پر لائے اور اپنی دانش سے سب کو اللہ کی طرف راہ
بتلائے اور نیز کمال نہین ہوتا ہے مرد کو کہ باوجود این ہمہ اسکو احاطۂ عقلی
حاصل ہو مقادیر اشیاء جزئی و کلی کے جاننے کا ولو بطریق الاجمال
پس جانے ہر شی کی قدر و منزلت کو اُسکے چاہنے والون اور طلبگارون
کے پاس جیسے جانتا ہو اسکی قدر و منزلت کو اسکے نہ چاہنے والون

اور

اوراس سے کنارہ کشونکے پاس تا اسکی حکمت ارشاد کو مزاحمت وموافقت
پیدا ہو مزاجہای مختلف کے حکم کے ساتھہ اور باایں ہمہ اسکو لازم ہی
کہ یکسو نہوجائے راہ شرع سے ذرہ بہر نہ قول مین و نہ فعل مین پس جب
مرد مین یہ اوصاف جمع ہوجائین وہ ہمارے نزدیک مرد و نمین شمار
کیا جاتا ہی اور اہل کمال سے گنا جاتا ہی ورنہ وہ ناقص ہی اور ہر مرد کو
مائدہ ولایت سے اُتنا ہی حصہ ہی جتنا اسکو احاطہ عقلی ورسائی ہمت
وثبات قدم ان خصال شریفہ محمدیہ مین حاصل ہوا اور ان خصال کے
تمام اجزای متفرقہ کو سید المخلوقین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنے کلام پاک مین جمع کیا ہی فرماتے ہین بعثت بالمدارات یعنی
بہیجا گیا ساتھہ مدارات کے اور ہمکو بہی ایسا ہی حکم فرمایا فرماتے ہین
کلموا الناس علی قدر عقولهم ہر شخص سے اسکی عقل کے اندازے کے برابر
گفتگو کرو اور یہ وہی حکمت ہی جسپر خدا نے خیر کا وعدہ کیا ہی جس بندے
کو یہ حکمت حاصل ہوجائے اسکو خیر حاصل ہوا چنانچہ فرماتا ہی یوتی الحکمة

من یشاء ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا جسکو چاہتا ہی حکمت دیتا ہی

اور جسکو حکمت دیگئی اسکو خیر کثیر دیا گیا اور جائز این مرتبہ رفیعہ برسات کا

حکم رکہتا ہی جہان پڑے فائدہ دے اور واصلین و عارفین کے مراتب

کا تفاوت باہم اسی میزان سے معلوم ہوتا ہی اور سب باتوںمین حکم اللہ کو

ہی ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

مجلس دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرماتے ہین رضی اللہ عنہ

تمام احکام مستغنی کردینے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین اکہٹا

ہین اسلئے کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہی وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ

فانتہوا جو کچہ رسول تمہارے واسطے لائے لو اسکو اور جس چیز کو منع کرین

باز رہو اس سے کہان عقلمند وہ حال پاسکتا ہی کہ اسکی بات چیت

کرے یا دیکہے کسی چیز کو یا مشغول ہو کسی چیز کے ساتہہ اور رسالانکہ

حجت شرع اُسپر قایم ہی اور وہ گواہ اللہ کا ہی استون پر اور اس پر گواہ ہین سید عظیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقام خطرناک ہی اور دربار منیع الشان رفیع المکان اور پر کہنے والا بینا

کہتا ہون دیسے اور محبت گواہ ہی کہتی ہی صاف تو ہی میرا سید و حبیب تو ہی رقیب محبیہ عشق کے کیش ہین جانا کہان نصیب ہو اور دوست ہی نزیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننا اللہ کے جاننے کا دروازہ ہے جہان بندہ نے نبی کی حقیقت جانی اللہ کو جانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاننے کی دو راہ ہین ایک ظاہری جو حضرت کی سیرت وعادات واحکام شریعت وشان جلیل سے منقول ومحفوظ ہی اور اور دوسری راہ معنوی ہی اور وہ ایک سر کشفی ہی پیدا ہوتا ہی رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال پر عمل کرنے اور آپکے اقوال کے مانند کہنے اور آپکی سنت سے حرکات وسکنات مین پورا حصہ لینے اور آپکی حقیقت نور پر پورے پورے واقف ہونے اور آپکے مقام سے

جو جامع ظاہر و باطن ہی اطلاع تمام حاصل کرنے سے اور یہی ہمارے
نزدیک علم لدنی ہی جو وارثان انبیا کو حاصل ہوتا ہی تمام علم اس علم مین
منطوی ہین اور اسکے دریافت مین ہر طرح کی سمجھہ حیران رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے جو آپنے فرمایا ہی من عمل بما العلم ورثہ
اللہ علم ما لم یعلم یہی مراد ہی یعنے جسنے اپنے علم پر عمل کیا اللہ اسکو علم
اون چیزونکا دیتا ہی جو وہ نہین جانتا ہی افسوس ہی اُن پردے مین
پڑے ہوؤنکے حال پر جو ظاہر پڑھہ کے اسرار خفایا کے دریافت
سے جو ظاہر مین منطوی ہین محروم ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین کنت نبیًا و آدم بین الماء والطین مین نبی تہا اور آدم کا
ابتک کالبد خاکی پورا نہین ہوا تہا اس کون و وجود کا دریافت کرنا
اور شرف نبوت کا سمجھنا اور تار و پود صورت آدمی سے اطلاع پانا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کے ساتھہ قائم ہی اور ایک
سر جامع کا بیان ہی اور جو یہ باتین مرکوز نہون تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اپنے طرف سے کوئی بات نہین کہتے یہ اشارتین خاص
ہین جو عموماً پائی جاتی ہین کہان ہین صومعون کے رہنے والے کہان ہین
خانقاہونکے بیٹھنے والے کہان ہین صحرا و دشت کے رہنے والے
جحتین انکی تمام ہوئین رستے اسکے پورے ہوئے یہ نکات محمدیہ سرایردہائے
الفاظ ملکیہ مین جلوہ گر ہین جو ایسے حرفون مین جمع ہوئے ہین جنکے
معانی ریختہ کا وجود ایجازی سید اہل البیان برہان العقلا سلطان
الاولیاء الموتی من اللہ جوامع الکلم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلاغت سے
قیام پایا ہی اور سلک ارشاد کو عقود اس نظام منتظم کے سپرد ہوئے ہین
فنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بقا باللہ ہی اور یہی سیڑہی ہی قرب
الٰہی کی جسکا رتبہ بڑا ہی اور یہی ضعیف وقوی کو بارگاہ قدوسیت تک
پہونچاتا ہی اس بارگاہ مین جناب رسول اللہ علیہ وسلم کے سوا کسیکو
چارہ نہین ہی اور نہ کوئی آپ سے مستغنی ہی اور جسکے دلمین آئے کہ آپ
کی حمایت سے علیحدہ رہے اور آپکی پناہ سے جدا پڑے وہ بڑے

نمایان خسارے مین گرفتار ہوا اور کیونکر ہوسکے حالانکہ خدای جلشانہ
اپنے نبی کے شان مین فرماتا ہی وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
ہمنے تجکو نہین بہیجا ہی مگر تمام عالمین کے واسطے رحمت اور جو صالحین نے
بنسبت تخلی و تجرد کے کہا ہی مآل اسکا متعلق ہی عبودیت محضہ کے بارگاہ
الٰہی مین پیش کرنے کے حکم سے اور اس قول کو ترک توسط و توسل سے
کوئی تعلق نہین ہی اللہ جلشانہ فرماتا ہی واتبع سبیل من اناب الی اللہ کیطرف
رجوع کرنے والونکی پیروی کر اور فرماتا ہی اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ
بچو اللہ سے اور اس تک رسائی کا وسیلہ ڈہونڈہو ہمارے بڑے صاحب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیلونکے وسیلہ ہین ایمان لائے ہین
ہم اللہ پر اور اللہ کے رسول پر اور بس ہی اللہ دوست انتہی کلام الشیخ رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزار ہزار شکر ہی اللہ کا جسنے ہمکو محض کرم و رحم سے اپنے نبی پاک صاحب
لولاک کی امت گردانا اور اسکے طفیل سے اپنی شرع اقدس دو ین

مقدس کی راہ راست ہمکو بتا یا اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد یہ ترجمہ ہی رسالہ مدالید کا جو امام جلال الدین سیوطی نے حضرت
سید احمد رفاعی کبیر کے دست مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بوسہ دینے سے مشرف ہونے کے بیان مین تالیف کیا ہی چونکہ رسالہ
عربی تہا اور اردو دان اس سے فائدہ نہین اٹھا سکتے تھے اسلئے اسکو
ہمنے اردو مین ترجمہ کیا ہی اور ملفوظات حضرت سید احمد کبیر کے ترجمہ کے
ساتھہ اسکو الحاق دیا بھائیون سے آرزو ہی کہ مترجم کو دعای خیر سے
یاد و شاد فرمائین وما توفیقی الا باللہ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہین
ہم سے پوچہا گیا کہ یہ جو مشہور ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دست مبارک اپنا قبر شریف سے سید احمد رفاعی کبیر کے واسطے دراز کیا
اور سید احمد رفاعی نے دست مبارک کو بوسہ دیا کیا یہ ممکن ہی یا نہ اور سند
اس روایت کی صحیح ہی یا نہ اسلئے ہمنے مسئلہ مذکورہ کے جواب مین یہ رسالہ
تالیف کیا معلوم کرنا چاہیئے کہ عالم برزخ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور تمام انبیا کو زندگی کا ہونا شرعاً ثابت ہی احادیث صحیحہ مین انبیا کیلئے
حیات برزخی کا ہونا آیا ہی ہمنے اس مسئلہ مین کتاب خاص تالیف کی ہی
اور تمام دلیلین وہان بسط و تفصیل سے بیان کئے ہین چنانچہ چند دلیلون
کا ذکر یہان ہم کرتے ہین امام ابراہیم بن نعیم کتاب الحلیہ مین حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین حضرت ابن عباس نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج حضرت موسی علیہ السلام
کی قبر پر گذر ہوا حضرت موسی کو آپنے دیکھا کہ قبر مین کہڑے نماز پڑہتے تہے
اور ابو یعلی اپنی مسند مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیا اپنی قبرونمین زندہ ہین
نماز پڑہا کرتے ہین اور معلوم ہی کہ اللہ جلشانہ نے ہمارے نبی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع مرتبۂ نبوت وشہادت گردانا ہی بخاری
و بیہقی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین حضرت عایشہ
فرماتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت مین فرماتے تھے

ابھی تک دکھہ اُس کھانے کا جو خیبر مین مینے کھایا ہی پاتا ہون اُس زہر کے
اثر سے میری شہرگ کے ٹوٹنے کا یہ وقت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیلئے دو وجہون سے حیات برزخی کا ثبوت متحقق ہی اول نبوت دوم
شہادت شہدا کے حق مین حق تعالی فرماتا ہی ولا تحسبن الذین الآیہ
یعنے مت گمان کر تو اُن لوگون کو جو اللہ کی راہ مین مرے ہین وہ مردہ
ہین بلکہ وہ زندہ ہین اور اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہین انبیا
بہ نسبت شہدا کے زیادہ تر استحقاق اس مرتبہ کا زیادہ رکھتے ہین اور ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت اور انبیا کے زیادہ تر مستحق اس مرتبہ کے
ہین اللہ جلشانہ نے جماعت انبیا مین آپکو بڑی بزرگیونسے سرفراز
کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے نبیونکو اپنی اپنی قبرون
مین نماز پڑھتے دیکھا ہی اور آپنے فرمایا ہی کہ امت کا درود آپ پر عرض
کیا جاتا ہی اور جو حضور مین حاضر ہوکے آپ پر سلام کرتا ہی آپ اُسکا
سلام سنتے ہین اور جواب سلام دیتے ہین امام بارزی سے کسی نے

پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفات زندہ ہین جواب دیا ہان
زندہ ہین اور جن دنون مدینہ منورہ مین جنگ حرہ ہوئی تھی اور مسجد
شریف نماز سے تین دن معطل رہی اور اذان کوئی نہین دیتا تھا تو سعید
بن المسیب نماز کیوقت ہل چل کی آواز قبر شریف سے سنا کرتے تھے
اور اُس سے سعید بن المسیب کو معلوم ہو جاتا تھا کہ نماز کا وقت آگیا
نماز پڑھ لیا کرتے تھے زبیر بن بکار اخبار مدینہ مین سعید بن المسیب سے
روایت کرتے ہین کہ جنگ حرہ کے دنون مین اذان و اقامت کی آواز
قبر شریف سے مین سنا کرتا تھا جبتک لوگ پھر مدینہ کو لوٹ آئے عفیف
الدین یافعی کہتے ہین اولیا پر کبھی یہ حال طاری ہوتا ہی کہ ملکوت
سموات والارض مشاہدہ کرتے ہین اور انبیا علیہم السلام کو قبرون مین
زندہ دیکھتے ہین جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسی علیہ السلام
کو اپنی قبر مین زندہ دیکھا تھا الحاصل علما کے اقوال در بارۂ حیات
برزخی انبیا کثرت سے ہین یہان جو مذکور ہوا اُسی پر اکتفا کرتے ہین

اور جب انبیا کا قبر وںمین زندہ ہونا اور کلام کا سننا ثابت ہی تو قبر شریف
سے دست مبارک کا نکلنا سید احمد رفاعی کیلیے ممکن ہی کوئی شک اسمین نہین
کرسکتا ہی مگر جو کجرو ہو یا گمراہ ہو یا منافق ہو کہ اللہ نے اسکے دل پر
مہر کردی ہی ایسی بزرگیون کا انکار کرنا بدعاقبتی کو پہونچاتی ہی اللہ بچاے
اب ہم سند اس واقعہ کی ذکر کرتے ہین ہم سے ہمارے شیخ شیخ کمال الدین
نے ہمارے شیخ الشیوخ امام شمس الدین جرزی سے روایت بیان کیا اور
انہون نے شیخ زین الدین مراغی سے سنا اور انہون نے شیخ
عز الدین احمد فاروقی سے سنا اور وہ اپنے باپ امام ابو اسحٰق ابراہیم
فاروقی سے روایت کرتے تھے کہ انکے باپ شیخ عز الدین عمر ابو الفرج
نے اُنسے کہا کہ مین سنہ پانسو چپن مین جن دنون کہ قطب وقت غوث جامع
حضرت سید احمد ابو العباس رفاعی کبیر متوجہ حج تھے ہمراہ حضرت کے تھا
جب ہم مدینہ منورہ کو پہونچے اور شرف بزیارت ہوئے حضرت سید احمد
رفاعی حجرہ شریفہ کے روبرو کھڑے ہوئے اور برملا باواز بلند عرض کیا

السلام علیک یا جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
وعلیک السلام یا ولدی جملہ حاضرین مسجد نبوی نے علی صاحبہا الصلوٰۃ
والسلام اس آواز کو سنا حضرت سید احمد رفاعی کو بعد اس حال کے
وجد ہوا اور گڑگڑانے لگے اور رنگ چہرے کا زرد ہوا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ
گئے پھر کھڑے ہوئے اور رونا آغاز کیا اور آہ وزاری کرنے لگے اور عرض
کیا یا جداہ اور یہہ شعر پڑھا۔

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلہا　　تقبل الارض عنی وھی نائبتی
وھذہ دولۃ الاشباح قد حضرت　　فامدد یمینک کی تحظی بہا شفتی
حالت دوری میں تھا میں بھیجتا تہار وحکو　　تازمین بوسی میں وہ نائب میرا ہو دی حبیب
اب جو ہمدستان ہے دولت وصل کی کیجے دراز　　ہاتھ سیدہا تا شرف ہو وے میرے لب کو نصیب

اس شعر کے پڑھتے ہی سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے
دست مبارک کو قبر شریف سے دراز کیا اور سید احمد رفاعی نے ایسے مجمع میں
کہ نوے ہزار آدمی مسجد میں موجود تھے دست مبارک کو بوسہ دیا اور سب

دیکھتے تھے اور اسوقت مسجد نبوی مین جملہ حجاج مین حضرت شیخ حیات بن
قیس حرانی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت شیخ خمیس اور حضرت
شیخ عدی بن مسافر شامی اور دوسرے چند اولیاء اللہ وقت کے موجود
تھے ہم بھی جملہ حاضرین مین دست مبارک نبوی کی رویت سے شرفیاب ہوئے
اور اُسی روز شیخ حیات بن قیس نے خرقہ سید احمد کبیر کا پہنا اور آپکے
ہاتھہ پر بیعت کی اور دوسری سند اس روایت کی یہ ہے شیخ احمد علمی نے
ہم سے کہا اور وہ روایت کرتے ہین شیخ ابو الرجال یونینی بعلبکی سے
اور وہ شیخ عبد اللہ بطائحی قادری سے اور وہ شیخ علی بن ادریس
یعقوبی سے اور وہ اپنے شیخ قطب فرد شیخ عبد القادر جیلانی سے کہ
فرمایا آپنے مین حاضر تھا اُس محفل کرامت مین جس سے حق تعالی نے
سید احمد کو شرف بخشا کہ دست بوسی دست مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کا اسکو
نصیب ہوا یعقوبی کہتے ہین مینے عرض کیا یا حضرت کیا رجال اللہ کو
اس کرامت پر جو سید احمد کو نصیب ہوئی رشک نہ آیا ہوگا آپ روئے

اور فرمانے لگے یا ابن ادریس اس کرامت پر فرشتے ملاء اعلی کے سید احمد
پر رشک لیگئے اور دوسرے طریق سے مروی ہے امام قوصی شیخ
قطب الدین سے روایت کرتے ہین اور وہ شیخ رکن الدین سنجاری سے
اور وہ اپنے شیخ شیخ عدی بن مسافر سے اور شیخ کے خادم علی بن موہوب سے
دونون نے کہا کہ جس سال ہمنے حج کیا مسجد نبوی مین تھے اور سید احمد رفاعی
روبرو حجرۂ شریفہ کے کھڑے تھے اور بعض کلمات انہون نے پڑہے اور چند
لوگون نے انکے کلمات کو یاد بھی رکھا سید احمد کلام تمام کرنے نہین پائے
تھے کہ دست مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دراز ہوا اور سید
احمد نے بوسہ دیا اور ہمنے سب لوگونکے ساتہہ دیکہا ابن موہوب کہتے ہین
میری آنکھونمین ہے کہ قبر شریف سے دست مبارک سفید رنگ نہایت خوشنما
دراز انگلیون والا نکلا اور برق کے مانند چمکتا تہا اس حالت کے ساتہہ ہی
حرم شریف تہ و بالا ہوا اور لوگونمین گویا قیامت برپا ہوئی اور ایک ہیبت
و دہشت و حیرت و سلطان محمدی دلون پر طاری ہوا اور آوازہ اللہ اکبر

اور اللہم صل علی محمد بلند ہوا امام جلال الدین سیوطی کہتے ہین یہ منقبت مبارک
مسلمانونکے درمیان درجہ تواتر کو پہونچی ہوئی ہی اور روایات صحیحہ و
اسانید عالیہ سے مروی ہی اس سے انکار کرنا گویا ایک گونہ نفاق ہی اور یہ
بھی روایۃ ثابت ہوا ہی کہ جس برس جناب سید احمد رفاعی کا انتقال ہوا
اس برس بھی حج کو گئے تھے اور زیارت شریفہ سے مشرف ہوئے جب قبر
مبارک کے روبرو کھڑے ہوئے تو نہایت خاکساری اور مسکنت سے عرض کیا

ان قیل زرتم بما رجعتم   یا اکرم الرسل ما نقول
ہمسے پوچھین گر زیارت سے مشرف تو ہوے   لائے کیا ہمرہ رسول اللہ کیا ہم دین جواب

قبر شریف سے آواز آئی اور تمام حاضرین مسجد نے سنا

قولوا رجعنا بکل خیر   واجتمع الفروع والاصول
صاف کہدو پا چکے ہم خیر سب   فرع واصل یکجا ہوے جیسی کہ دیا

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہین حقیقت یہ ہی کہ سید احمد رفاعی فاطمی
حسینی رضی اللہ عنہ ایک کوہ پا پرجا اور مرد بے ہمتا اور ولی بزرگ اور

اور بجا سنت سے ایک بجر سترگ تھے اپنے زمانہ مین رجال اللہ کی

سرداری انکے سپرد تھی اجماع علما و اولیا کا اس امر پر ثابت ہی اور انکے

ہمعصر تمام انکی بزرگی اور پیشوا ہونے کے قائل تھے اور بڑے بڑے

مردان خدا انکے زمانے کے انکے زیر سایہ تھے اتباع سنت نبویہ

مین ثبات قدم انکو حاصل تہا اور تواضع و مکارم اخلاق گویا اُن پر

تمام ہوے حق تعالی ہم کو انکے علوم و فیوض و حال و ارشادات

سے فائدہ بخشے آمین اللھم صل وسلم علی محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین

مترجم کہتا ہے

الٰہی عاقبت محمود گردان — طفیل انبیا و نیک مردان

تمام شد

بقلم بندہ حکمت یار خان کہ یکی از تلمیذ جناب منشی نثار احمد صاحب بریلوی است

اور اس سے کنارہ کشو نکے پاس تا اسکی حکمت ارشاد کو ممازحت و موافقت
پیدا ہو مزاجہای مختلف کے حکم کے ساتھہ اور با این ہمہ اسکو لازم ہی
کہ یکسو نہو جائے راہ شرع سے ذرہ بھر نہ قول مین و نہ فعل مین پس جب
مرد مین یہ اوصاف جمع ہو جائین وہ ہمارے نزدیک مردونمین شمار
کیا جاتا ہی اور اہل کمال سے گنا جاتا ہی ورنہ وہ ناقص ہی اور ہر مرد کو
مائدہ ولایت سے اُتنا ہی حصہ ہی جتنا اسکو احاطہ عقلی و رسائی ہمت
و ثبات قدم ان خصال شریفہ محمدیہ مین حاصل ہو اور ان خصال کے
تمام اجزای متفرقہ کو سید المخلوقین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنے کلام پاک مین جمع کیا ہی فرماتے ہین بعثتُ بالمداراۃ یعنی
بھیجا گیا ساتھہ مدارات کے اور ہمکو بھی ایسا ہی حکم فرمایا فرماتے ہین
کلموا الناس علی قدر عقولھم ہر شخص سے اسکی عقل کے اندازے کے برابر
گفتگو کرو اور یہ وہی حکمت ہی جسپر خدائے خیر کا وعدہ کیا ہی جس بندے
کو یہ حکمت حاصل ہو جائے اسکو خیر حاصل ہوا چنانچہ فرماتا ہی یوتی الحکمۃ

ابھی تک دکھہ اُس کھانے کا جو خیبر مین مینے کھایا ہی پاتا ہون اُس زہر کے
اثر سے میری شہر گونکے ٹوٹنے کا یہ وقت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیلئے دو وجہون سے حیات برزخی کا ثبوت متحقق ہی اول نبوت دوم
شہادت شہدا کے حق مین حق تعالی فرماتا ہی ولا تحسبن الذین الآیہ
یعنے مت گمان کر تو اُن لوگون کو جو اللہ کی راہ مین مرے ہین وہ مردہ
ہین بلکہ وہ زندہ ہین اور اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہین انبیا
بہ نسبت شہدا کے زیادہ تر استحقاق اس مرتبہ کا زیادہ رکھتے ہین اور ہمارے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت اور انبیا کے زیادہ تر مستحق اس مرتبہ کے
ہین اللہ جلشانہ نے جماعت انبیا مین آپکو بڑی بزرگیونسے سرفراز
کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے نبیونکو اپنی اپنی قبرون
مین نماز پڑہتے دیکھا ہی اور آپنے فرمایا ہی کہ امت کا درود آپ پر عرض
کیا جاتا ہی اور جو حضور مین حاضر ہو کے آپ پر سلام کرتا ہی آپ اُسکا
سلام سنتے ہین اور جواب سلام دیتے ہین امام بارزی سے کسی نے